ازعدالت عظمی

میسرز کلپیسٹ پرائیویٹ لمیٹڈ

بنام

شیکھر مہرا

8 اکتوبر 1996

[ایس۔پی۔بھروچا اور ایس۔بی۔مجمدار، جسٹسز]

کمپنیز ایکٹ 1956، دفعات 398، 397، 402 اور 433 (ایف) –اقلیتی شراکتدار ایم کی جبر اور بدانتظامی کی درخواست کو منصفانہ اور مساوی شق کے تحت بند کی درخواست کے طور پر آزمایا گیا– عدالت عالیہ بند کی کوئی بنیاد نہیں ملی بلکہ ایم کو ڈائریکٹر کے طور پر بحال کرنے کی ہدایت کی گئی۔ رجسٹرار کے ذریعہ کمپنی کے ریکارڈ کا معائنہ کرنے کی ضرورت ہے اور دوسرے ڈائریکٹر ڈی کو غلط طریقے سے مختص رقم واپس کرنے کی ہدایت –منعقد: کمپنی کو بند کرنے کی کوئی بنیاد نہیں تھی؛ دفعہ 402 کے تحت وسیع اختیارات کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت کم ہی دفعات 397 اور 398 کے تحت دائر درخواست میں کسی کمپنی کو بند کرنا ضروری ہوگا۔

ایم اور ڈی نے ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کے کو فروغ دیا اور وہ اس کے پہلے ڈائریکٹر تھے۔ دونوں الگ ہو گئے اور ایم نے یکم ستمبر 1981 کے بعد بورڈ یا کمپنی کے دیگر اجلاسوں میں شرکت نہیں کی۔ دسمبر 1981 میں ایم گروپ کے پاس 1500 حصص تھے اور ڈی گروپ کے پاس 1625 حصص تھے۔ اس کے بعد ڈی گروپ نے اپنی شیئر ہولڈنگ بڑھا کر 4500 حصص کر لی۔ 9 اپریل 1983 کو منعقدہ بورڈ کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایم نے ڈائریکٹر کا عہدہ چھوڑ دیا۔ اس کے بعد ایم نے بمبئی عدالت عالیہ میں کمپنیز ایکٹ 1956 (ایکٹ) کی دفعہ 397 اور 398 کے تحت جبر اور بدانتظامی کی درخواست دائر کی۔ ایک واحد جج نے اس درخواست کو ختم کرنے کے لیے مقدمہ چلانا مناسب سمجھا، جس سے اس عدالت نے اتفاق کیا۔

واحد جج نے درخواست مسترد کر دی۔ ایم نے ڈویژن بنچ سے اپیل کی جس میں کہا گیا کہ کمپنی کو شراکت داری کے طور پر نہیں مانا جا سکتا اور منصفانہ اور مساوی شق کے تحت اسے بند کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 402 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اس نے ہدایت دی کہ ایم کو ایک ڈائریکٹر مقرر کیا جائے کہ ڈی کو کمپنی کو 52875 روپے کی رقم واپس کرنی چاہیے جو اس نے غلط طریقے سے مختص کی ہے۔ کہ رجسٹرار آف کمپنیز کمپنی کے ریکارڈ کا معائنہ کرے اور اگر خام مال کی خریداری اور کی گئی ادائیگیاں فرضی افراد کو پائی جاتی ہیں تو ڈی کو اس کی رقم واپس کرنی چاہیے۔

ایم اور ڈی نے اس عدالت میں اپیل کی۔ اپیلوں کے زیر التواء ہونے کے دوران، ہائی کورٹ کے حکم کے عمل پر روک لگا دی گئی تھی لیکن معائنہ کرنے کی اجازت دی گئی تھی؛ اپیلوں کے زیر التواء ہونے کے دوران کمپنی ترقی کرتی رہی۔

اپیلوں کومسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1.1: ایم کی اپیل کو مسترد کرنا پڑے گا کیونکہ کمپنی کو بند کرنے کا کوئی معاملہ نہیں تھا۔ ڈی کی اپیل میں بھی کوئی بنیاد نہیں تھی۔ عدالت عالیہ نے پایا کہ ڈی نے کمپنی سے تعلق رکھنے والے پیسوں کو اپنے لیے مختص کیا تھا۔ بورڈ میں ایم کی موجودگی دوبارہ ہونے سے روکے گی، اس طرح ایم اور کمپنی کے مفادات کا تحفظ ہوگا۔

[A–247؛G–246]

1.2. کمپنی کے انتظام کے لیے ڈائریکٹرز کے جھگڑوں کی تبدیلی پر حصص یافتگان کے عمومی مفاد کو آسانی سے قربان نہیں کیا جانا چاہیے۔ کمپنی کے پروموٹر، چاہے وہ اب تک شراکت دار ہوں یا نہ ہوں، محدود کمپنی بنانے کے فوائد سے فائدہ اٹھانے کا انتخاب کرتے ہیں۔ وہ رضاکارانہ طور پر اور جان بوجھ کر کمپنیز ایکٹ توضیعات کے پابند ہوتے ہیں۔ یہ عرض کہ ایک محدود کمپنی کو نیم شراکت داری کے طور پر سمجھا جانا چاہیے، اس لیے آسانی سے قبول نہیں کیا جانا چاہیے۔ دفعہ 402 کے تحت وسیع اختیارات کو مدنظر رکھتے ہوئے، دفعہ 397 اور 398 کے تحت دائر درخواست میں کسی بھی کمپنی کو ختم کرنا بہت کم ہی ضروری ہوگا۔ [244–ای؛246–ڈی–ای]

ابراہیم بنام ویسٹبورن گیلری لمیٹڈ اور دیگر (1972) 2 آل ای آر 492، حوالہ دیا گیا۔

ہنداوورسیز پرائیویٹ لمیٹڈ بنام رگھوناتھ پرساد جھنجھن والا اور ایک اور [1976] 3 ایس سی سی 259 نے تصدیق کی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1986: کی دیوانی اپیل نمبر 1974۔

1985 کی کمپنی اپیل نمبر 4 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 16.4.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

سی اے نمبر 1974 / 86 اور سی پی نمبر 352 / 96 میں اپیل گزاروں کے لیے اپچ کے پوری

اے این پاریکھ، سشیل کے آر۔ سی اے نمبر 1974 / 86 اور 1975 / 86 میں مدعا علیہ کے لیے جین، پردیو اگروال اور اے پی دھمیجا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بھاروچا۔ جسٹس۔ یہ مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے اور حکم کے خلاف کراس اپیل ہیں۔

دیوانی اپیل نمبر 1975 / 86 میں اپیل کنندہ شیکھر مہرا (مہرا)، اور دیوانی اپیل نمبر 1974 / 86 میں دوسرے اپیل کنندہ، آر کے دوبے (دوبے) نے کلپیسٹ پرائیویٹ لمیٹڈ (کمپنی) کو ترقی دی اور وہ اس کے پہلے ڈائریکٹر تھے۔ دوبے منیجنگ ڈائریکٹر تھے اور مہرا جوائنٹ منیجنگ ڈائریکٹر تھے۔ دونوں الگ ہو گئے اور مہرا نے یکم ستمبر 1981 کے بعد بورڈ یا کمپنی کی دیگر میٹنگوں میں شرکت نہیں کی۔ دسمبر 1981 میں مہرا، اس کے رشتہ داروں اور دوستوں (مہرا گروپ) کے پاس 100 روپے کی کمپنی کے 1500 حصص تھے اور دوبے، اس کے رشتہ داروں اور دوستوں (دوبے گروپ) کے پاس 1625 حصص تھے۔ اس کے بعد دوبے گروپ نے اپنی شیئر ہولڈنگ میں اضافہ کیا تاکہ جب موجودہ پٹیشن دائر کی گئی تو ان کے پاس 4500 حصص تھے۔ 2 جنوری 1982 کو منعقدہ کمپنی کے بورڈ میٹنگ میں دیوانی اپیل نمبر 1974 / 86 میں تیسرے اپیل کنندہ کے پی مشرا کو بورڈ میں ایڈیشنل ڈائریکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا۔ 15 جنوری 1983 کو منعقدہ غیر معمولی جنرل میٹنگ میں، کمپنی کے آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن کے آرٹیکل 84 سے 86، 91 اور 93، جو دوبے اور مہرا کے ذریعے زندگی بھر مساوی معاوضے کے ساتھ اس کے کاروبار کے انتظام کے لیے فراہم کیے گئے تھے، کو تبدیل کر دیا گیا اور جوائنٹ منیجنگ ڈائریکٹر کے عہدے کو ختم کر دیا گیا۔ 9 اپریل 1983 کو منعقدہ بورڈ کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مہرا نے ڈائریکٹر کا عہدہ چھوڑ دیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک سول مقدمہ دائر کیا، جس سے ہمارا براہ راست تعلق نہیں ہے، اور پھر کمپنیز ایکٹ 1956 کی دفعہ 397 اور 398 کے تحت جبر اور بدانتظامی کے لیے موجودہ درخواست دائر کی۔

درخواست میں مہرا کا معاملہ یہ تھا کہ دسمبر 1981 کے بعد کے اجلاس انہیں بغیر کسی نوٹس کے بلائے گئے تھے تاکہ دوبے گروپ کو اضافی حصص الاٹ کیے جا سکیں اور مہرا کو جوائنٹ منیجنگ ڈائریکٹر کے عہدے سے ہٹایا جا سکے۔ اضافی حصص کی حصہ اور مذکورہ بالا مضامین میں تبدیلی نے کمپنی کے بنیادی ڈھانچے کو تبدیل کر دیا تھا۔ اگرچہ یہ اسے ختم کرنے کی بنیاد ہو سکتی ہے، مہرا نے ایکٹ کی دفعات 397 اور 398 کے تحت راحت طلب کی۔ عرضی میں دوبے کی بدانتظامی کی مختلف مبینہ کارروائیوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ درخواست کا مقابلہ کیا گیا۔ فاضل واحد جج نے درخواست کو اختتامی درخواست کے طور پر آزمانا مناسب پایا۔ کمپنی نے اپیل کی۔ ڈویژن بنچ نے اپیل کی اجازت دی، واحد جج کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور عرضی کو خارج کر دیا۔ اس کے بعد مہرا نے اس عدالت میں اپیل دائر کی جس کی اجازت دی گئی اور معاملہ ریمانڈ پر بھیج دیا گیا۔

ریمانڈ پر فریقین حلف نامے کی بنیاد پر مقدمے کی سماعت کے لیے گئے۔ واحد جج نے عرضی کو خارج کر دیا، جس پر مہرا نے اپیل دائر کی جس پر چیلنج کے تحت حکم منظور کیا گیا۔ ڈویژن بنچ اس نتیجے پر پہنچی کہ مہرا کے معاملے میں کوئی میرٹ نہیں ہے کہ انہیں میٹنگوں کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ اس نے پایا کہ کمپنی کو شراکت داری کے طور پر نہیں مانا جا سکتا اور اسے منصفانہ اور مساوی شق کے تحت ختم کرنے کی کوئی بنیاد نہیں تھی۔ دوبے کو کمپنی سے تعلق رکھنے والے 52875 روپے کی رقم اپنے لیے مختص کر کے عقیدے کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرتے ہوئے پایا گیا۔ کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 402 کے تحت اس کے اختیارات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈویژن بنچ نے ہدایت دی کہ مہرا کو کمپنی کا ڈائریکٹر مقرر کیا جائے جو دوسرے ڈائریکٹر کے پی مشرا کو حاصل تمام اختیارات اور مراعات سے لطف اندوز ہو رہا ہو کہ دوبے کمپنی کو 52875 روپے کی رقم واپس کرے اور یہ کہ کمپنیوں کا رجسٹرار 1981 کی مدت کے لیے کمپنی کے ریکارڈ کا معائنہ کرے جو اس میں مذکور فریقین سے خام مال کی خریداری سے متعلق فیصلے کی تاریخ تک ہے اور اگر یہ پایا گیا کہ ایسی کوئی خریداری نہیں کی گئی تھی اور ادائیگی فرضی فریقین کو کی گئی تھی تو دوبے کو اس کی رقم واپس کرنی چاہیے۔

اس مرحلے پر جب اس عدالت کی طرف سے اپیل کی اجازت دی گئی تھی، چیلنج کے تحت حکم کے عمل پر روک لگا دی گئی تھی۔ یہ ہدایت دی گئی کہ کمپنی اسی طریقے سے کام کرے گی جس طرح وہ عدالت عالیہ میں اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران کام کر رہی تھی اور یہ کہ یہ روک رجسٹرار آف کمپنیز کو اپیل کے تحت حکم کے مطابق مطلوبہ معائنہ کرنے سے نہیں روکے گی۔

اگرچہ یہ اپیلیں حتمی نمٹارے کا انتظار کر رہی ہیں لیکن کمپنی کی ترقی ہوئی ہے۔

مہرا کے فاضل وکیل نے اپیل کے تحت فیصلے میں ڈویژن بینچ کے ذریعے حاصل کردہ حقائق کے نتائج کو چیلنج کرنے کی کوشش کی۔ ہم نے پایا کہ ڈویژن بنچ نے اپنے سامنے موجود شواہد کا جائزہ لیا اور اس پر کسی نتیجے پر پہنچا۔ اس نتیجے کو متضاد ہونے کے طور پر چیلنج نہیں کیا گیا ہے یا جیسا کہ ریکارڈ پر معقول طور پر نہیں پہنچا جا سکتا تھا، جیسا کہ، درحقیقت، یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لیے ہم ڈویژن بنچ کے ذریعے درج کردہ حقائق کے نتائج کی بنیاد پر آگے بڑھتے ہیں۔

مہرا کی جانب سے بنیادی دلیل نوابوں کا گھر کے ابراہیم بنام ویسٹبورن گیلریز لمیٹڈ اور دیگر (1972) 2 آل ای آر 492 کے فیصلے پر مبنی تھی۔ یہ پیش کیا گیا کہ چونکہ صرف دو پروموٹر ڈائریکٹر تھے، جو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ بالترتیب 1500 اور 1650 حصص رکھتے تھے، اور چونکہ وہ زندگی بھر جوائنٹ مینیجنگ ڈائریکٹر رہیں گے، اس لیے شراکت داری پر لاگو ہونے والے اصول متعلقہ تھے۔ مہرا کو کمپنی کے کاروبار سے خارج کر دیا گیا تھا، مہرا کمپنی کو ختم کرنے کے حکم کے حقدار تھے۔

ابراہیم کے مقدمے پر اس عدالت نے ہندا وورسیز پرائیویٹ لمیٹڈ بنام رگھوناتھ پرساد جھنجھن والا اور دیگر، [1976] 3 ایس سی سی 259 میں غور کیا۔ اس میں ابراہیم کے معاملے کے حقائق اس طرح بیان کیے گئے تھے :

"ابراہیم کے معاملے (سپرا) میں کمپنی جو پہلے دو سابقہ شراکت داروں، ابراہیم اور نذر نے بنائی تھی، کے ساتھ نذر کے بیٹے جارج نذر تیسرے ڈائریکٹر کے طور پر شامل ہوئے اور دو اصل حصص یافتگان میں سے ہر ایک نے انہیں 100 حصص منتقل کیے تاکہ ہر مادی وقت پر ابراہیم کے پاس 400 حصص، نذر کے 400 حصص اور جارج نذر کے 200 حصص ہوں۔ اس طرح ناظروں، باپ اور بیٹے کو عام اجلاس میں اکثریت حاصل تھی۔ تنازعہ ہونے تک تینوں ڈائریکٹر رہے۔ بعد میں کمپنی کی طرف سے عام اجلاس میں نذر اور جارج نذر کے ووٹوں سے ابراہیم کو ڈائریکٹر کے عہدے سے ہٹانے کی عام قرارداد منظور کی گئی۔ اس کی وجہ سے عدالت کے سامنے بندش کی درخواست دائر کی گئی۔"

اس عدالت نے نوٹ کیا کہ ابراہیم کے مقدمے میں درج ذیل خصوصیات پائی گئی ہیں :

"(1) صرف دو اراکین کے درمیان پہلے شراکت داری تھی جنہوں نے بعد میں کمپنی تشکیل دی۔

(2) دونوں حصص یافتگان ڈائریکٹر تھے جو منافع کو معاوضے کے طور پر یکساں طور پر بانٹ رہے تھے اور کسی منافع کا اعلان نہیں کیا گیا

تھا۔

(3) حصص یافتگان کے بیٹے میں سے ایک نے اپنے والداور دوسرے حصص یافتگان، ابراہیم سے حصص حاصل کیے، اور دو سو حصص (ہر ایک سے ایک سو) کے ساتھ تیسرے حصص یافتگان – ڈائریکٹر کے طور پر کمپنی میں شمولیت اختیار کی۔

(4) اس کے بعد، دیگر دو ڈائریکٹرز، والد اور بیٹے کے ووٹوں سے ابراہیم کو انتظامیہ سے مکمل طور پر ہٹا دیا گیا۔

(5) اگرچہ ابراہیم ایک پارٹنر تھے، لیکن نذر نے بالکل واضح کر دیا تھا کہ وہ ابراہیم کو پارٹنر نہیں مانتے بلکہ انہیں ابراہیم کی حیثیت کے ساتھ ساتھ تعلقات کی تردید میں ایک ملازم سمجھتے ہیں۔

(6) ابراہیم نے ڈائریکٹر بننا چھوڑنے کے بذریعے ڈائریکٹر کے معاوضے کے بذریعے منافع میں حصہ لینے کا اپنا حق کھو دیا اور اقلیتی شیئر ہولڈر کی حیثیت سے صرف منافع حاصل کرنے کا موقع برقرار رکھا۔

کیس میں مذکورہ بالا خصوصیات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ہاؤس آف لارڈز نے اپیل عدالت کے فیصلے کو الٹ کر اور پلومین، جے کے حکم کو بحال کر کے درخواست کو ختم کرنے کی اجازت دی۔

اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ اگرچہ کمپنیز ایکٹ انگریزی قانون کی طرز پر بنایا گیا تھا لیکن بھارتیہ قانون اپنی طرز پر ترقی کر رہا تھا اور نمایاں پیش رفت کر رہا تھا۔ جہاں بھارتیہ اور انگریزی دونوں قوانین میں استعمال ہونے والے الفاظ ایک جیسے تھے، انگریزی فیصلے میں روشنی ڈال سکتے ہیں اور ان کی وجوہات قائل کرنے والی ہو سکتی ہیں، لیکن مناسب طریقہ یہ تھا کہ قانون کی زبان کا جائزہ لیا جائے اور اس کے حقیقی معنی کا پتہ لگایا جائے۔ موجودہ بھارتیہ معاشرے کے پس منظر، حالات اور حالات اور ملک کی ضروریات اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مناسب تھا کہ کچھ مختلف سلوک اپنایا جائے۔ عدالت عالیان کو انگریزی فیصلوں سے اخذ کردہ اصولوں کو ٹھیک کرنا اور اپنانا، محدود کرنا یا بڑھانا ہوگا، جو بھارتیہ معاشرے اور عام طور پر ملک کے حالات کے مطابق ہیں، تاہم، ہمیشہ ایک بنیادی خیال کے ساتھ کہ حصص یافتگان کے عمومی مفادات کو کمپنی کے انتظام کے لیے ڈائریکٹرز کے جھگڑوں کی تبدیلی سے آسانی سے داغدار نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس عدالت نے کہا :

" جب ایک سے زیادہ خاندان یا کئی دوست اور رشتے دار مل کر ایک کمپنی بناتے ہیں اور ایسے اراکین کی فعال شرکت کے لیے کوئی اتفاق رائے نہیں ہوتا ہے جنہیں انتظامیہ سے خارج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، تو شراکت داری کو ختم کرنے کے اصولوں کو آزادانہ طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ، یہ تب ہی ہوتا ہے جب شرکتدار کم و بیش مساوی ہو اور کمپنی کے انتظام میں ایمانداری کی کمی کی وجہ سے کمپنی میں مکمل تعطل کا معاملہ ہو اور کمپنی کے تجارتی تشویش کے طور پر ہموار اور موثر تسلسل کی کوئی امید یا امکان نہ ہو، تب ہی منصفانہ اور مساوی بنیاد پر ختم ہونے کا معاملہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کسی دی گئی صورت میں شراکت داری کی تحلیل کے اصول واضح طور پر لاگو ہو سکتے ہیں اگر کمپنی کا ظاہری ڈھانچہ حقیقی ڈھانچہ نہیں ہے اور پردہ چھیدنے پر یہ پایا جاتا ہے کہ حقیقت میں یہ ایک شراکت

داری ہے۔موجودہ معاملے میں الزامات اور عرضیوں پر،ہم ان اصولوں کو موجودہ کمپنی تک بڑھانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔"

ہم احترام کے ساتھ ہند اووریسیز پرائیویٹ لمیٹڈ کے معاملے میں مشاہدات سے اتفاق کرتے ہیں اور اس میں اضافہ کریں گے۔کمپنیز ایکٹ کے سیکشن 397اور 398 حصص یافتگان کو جبر اور بدانتظامی کے خلاف راحت فراہم کرتے ہیں۔اس طرح کی درخواستوں میں استعمال ہونے والے اختیارات،متعلقہ وقت پر عدالت عالیان کے ذریعے اور اب کمپنی لا بورڈ کے ذریعے،دفعہ 402 میں متعین کیے گئے ہیں۔دفعہ 402اس طرح پڑھتی ہے :

"دفعہ402۔دفعہ 397یا 398 کے تحت درخواست پر کمپنی لاء بورڈ کے اختیارات – دفعہ 397یا 398 کے تحت کمپنی لاء بورڈ کے اختیارات کی عامیت پر تعصب کے بغیر،کسی بھی دفعہ کے تحت کوئی بھی حکم فراہم کرسکتا ہے–

(a)مستقبل میں کمپنی کے امور کے انعقاد کا ضابطہ؛

(b) کمپنی کے کسی بھی رکن کے حصص یا مفادات کی خریداری اس کے دوسرے اراکین کے ذریعے یا کمپنی کے ذریعے؛

(c) کمپنی کے ذریعے اپنے حصص کی خریداری کی صورت میں،اس کے نتیجے میں اس کے حصص کے سرمائے میں کمی؛

(d)ایک طرف کمپنی اور دوسری طرف مندرجہ ذیل افراد میں سے کسی کے درمیان کسی بھی قرارداد کو ختم کرنا،الگ کرنا یا اس میں ترمیم کرنا، چاہے وہ کچھ بھی ہو،یعنی :

(i) منیجنگ ڈائریکٹر،

(ii) کوئی اور ڈائریکٹر،

(iii)منیجنگ ایجنٹ،

(iv)سیکرٹری اور خزانے،اور

(v)مینیجر،

ایسی شرائط وضوابط پر جو کمپنی لاء بورڈ کی رائے میں معاملے کے تمام حالات میں منصفانہ اور مساوی ہوں۔

(e) کمپنی اور کسی ایسے شخص کے درمیان کسی قرارداد کو ختم کرنا، الگ کرنا یا اس میں ترمیم کرنا جس کا حوالہ شق (ڈی) میں نہیں ہے، بشرطیکہ ایسا کوئی معاہدہ ختم نہیں کیا جائے گا، الگ نہیں کیا جائے گا یا اس میں ترمیم نہیں کی جائے گی سوائے اس کے کہ متعلقہ فریق کو مناسب نوٹس دیا جائے اور مزید یہ کہ اس طرح کے کسی قرارداد میں ترمیم نہیں کی جائے گی سوائے متعلقہ فریق کی رضامندی حاصل کرنے کے۔

(f) دفعہ 397 یا 398 کے تحت درخواست کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اندر کمپنی کے ذریعہ یا اس کے خلاف کی گئی یا کی گئی جائیداد سے متعلق کسی بھی منتقلی، سامان کی فراہمی، ادائیگی، عمل درآمد یا دیگر عمل کو الگ کرنا، جو اگر کسی فرد کے ذریعہ یا اس کے خلاف کیا جاتا ہے یا کیا جاتا ہے تو، اس کی دیوالیہ پن میں دھوکہ دہی کی ترجیح سمجھی جائے گی :

(g) کوئی اور معاملہ جس کے لیے کمپنی لاء بورڈ کی رائے میں یہ منصفانہ اور مساوی ہے کہ التزام کیا جانا چاہیے۔

کمپنی کے پروموٹر، چاہے وہ اب تک شراکت دار ہوں یا نہ ہوں، محدود کمپنی بنانے کے فوائد سے فائدہ اٹھانے کا انتخاب کرتے ہیں۔ وہ رضاکارانہ طور پر اور جان بوجھ کر کمپنیز ایکٹ توضیعات کے پابند ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ عرض کرنا کہ ایک محدود کمپنی کو نیم شراکت داری کے طور پر سمجھا جانا چاہیے، آسانی سے قبول نہیں کیا جانا چاہیے۔ دفعہ 402 کے تحت وسیع اختیارات کو مدنظر رکھتے ہوئے، دفعہ 397 اور 398 کے تحت دائر درخواست میں کسی بھی کمپنی کو ختم کرنا بہت کم ہی ضروری ہوگا۔

پیشکش دفعہ 397 اور 398 کے تحت ایک پٹیشن تھی۔ ڈویژن بنچ نے مہرا کو اپنے مفادات کے تحفظ اور بدانتظامی سے بچانے کے لیے دفعہ 402 کے تحت ڈائریکٹر مقرر کرنے کا اختیار استعمال کیا۔ اس کے لیے دوبے کو 52875 روپے کی رقم کمپنی کو واپس کرنے کی ضرورت تھی جو اس نے غلط طریقے سے اپنے لیے مختص کی تھی۔ اس نے رجسٹرار آف کمپنیز کو بدانتظامی کے دیگر الزامات کی تحقیقات کرنے کی ہدایت کی جس میں اسے پہلی نظر میں بنیاد ملی؛ اور ہم فوری طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے رجسٹرار آف کمپنیز کی طرف سے دائر رپورٹ کا جائزہ لیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ بالآخر اس پر کوئی بنیاد نہیں پائی گئی۔ ہم ڈویژن بنچ سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ کمپنی کو بند کرنے کا کوئی معاملہ نہیں تھا اور مہرا کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کرنا چاہیے۔

جہاں تک دوبے کی اپیل کا تعلق ہے، یہ پیش کیا گیا کہ ڈویژن بنچ کو یہ حکم نہیں دینا چاہیے تھا کہ مہرا کو کمپنی کا ڈائریکٹر مقرر کیا جائے۔ ڈویژن بنچ نے پایا کہ دوبے نے کمپنی سے تعلق رکھنے والے پیسوں کو اپنے لیے مختص کیا تھا۔ بورڈ میں مہرا کی موجودگی اس کی تکرار کو روک دے گی، اس طرح مہرا اور کمپنی کے مفادات کا تحفظ ہوگا۔ اس لیے ہمیں دوبے کی اپیل میں کوئی بنیاد نظر نہیں آتی۔

دوبے نے مہرا کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر کی ہے کہ انہوں نے کچھ حکام کو شکایات کی تھیں جب کہ یہ اپیلیں زیر التوا تھیں۔ کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں ہوتی اور نہ ہی توہین عدالت ہوتی ہے اور توہین عدالت کی درخواست کو خارج کیا جانا چاہیے۔

اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ توہین عدالت کی درخواست خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ایس۔ایم۔

اپیلیں مسترد کردی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document